بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

۶ محرم الحرام ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۳

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۴ وفا ۱۳۳۷ ھش ۲۴ جولائی ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۷۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۳ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"درد نقرس میں پہلے کی نسبت کمی ہے"

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت یاب فرمائے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ جولائی۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بہت ناساز ہے، احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق ہری سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آپ کی طبیعت تاحال بہت ناساز ہے۔ بخار کم و بیش ۱۰۳ رہتا ہے۔ کھانسی اور بے خوابی کی بہت تکلیف ہے سینے میں دونوں جانب درد کی بھی بہت شکایت ہے کسی قدر نمونیہ کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے آمین

— لاہور سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ بے چینی اور کمزوری کچھ زیادہ ہے۔ احباب آپ کی شفا...

برطانیہ اور امریکہ کی طرف سے حفاظتی کونسل کا خاص اجلاس بلانے کی تجویز

ضروری ہے کہ اس اجلاس میں ممبر ملکوں کے سربراہ شریک ہوں خروشیف کو مغربی طاقتوں کا جواب

واشنگٹن ۲۳ جولائی۔ روس نے مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے سربراہوں کی کانفرنس منعقد کرنے کی جو تجویز پیش کی تھی۔ اس کے جواب میں برطانیہ اور امریکہ نے تجویز کیا ہے کہ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل کا ایک خاص اجلاس طلب کیا جائے۔ جس میں ممبر ملکوں کے سربراہ شریک ہوں۔

فرانس اس بات کا حامی نہیں ہے۔ کہ سربراہوں کی کانفرنس لازمی طور پر حفاظتی کونسل کے زیر اہتمام ہو۔ فرانسیسی وزیر اعظم جنرل ڈیگال نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے بارہ میں اس وقت حفاظتی کونسل میں جو بحثیں ہو رہی ہیں۔ اگر وہ ناکام رہیں تو پھر اقوام متحدہ سے باہر سربراہوں کی کانفرنس کا انتظام ہونا چاہیئے۔ برطانیہ نے مسٹر خروشیف کو جو جواب بھیجا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ حفاظتی کونسل کے زیر اہتمام سربراہوں کی کانفرنس کا مقصد محض بحث و تمحیص نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس خصوصی اجلاس سے مدعا یہ ہے کہ مفید اور قابل عمل فیصلے کئے جائیں۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن نے اپنے جواب میں مسٹر خروشیف کے اس بیان سے اختلاف کیا ہے کہ دنیا ایک انقلاب کے کنارے پہونچ گئی ہے۔ انہوں نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ مجوزہ اجلاس میں کوئی قرارداد پیش نہ کی جائے۔ اور اسے مخالف نقطہ ہائے نظر سے بحث کا موضوع نہ بنایا جائے۔ البتہ اتفاق رائے سے کوئی قرارداد پیش ہو سکتی ہے۔

— کراچی ۲۳ جولائی۔ قائمقام برطانوی ہائی کمشنر مقیم کراچی مسٹر فاؤلر نے کل وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون سے ملاقات کی اور انہیں حکومت کی طرف سے ایک ...

جاپان کی قرارداد پر روس کی جانب سے حق تنسیخ کا استعمال

کونسل نے روس کی پیشکردہ تمام ترامیم نامنظور کر دیں

نیویارک ۲۳ جولائی۔ کل رات حفاظتی کونسل میں روس نے جاپان کی پیشکردہ قرارداد پر حق تنسیخ استعمال کر کے اسے ناکام بنا دیا جاپان نے اس قرارداد میں لبنان میں مبصروں کی تعداد بڑھانے اور ان کے دائرہ عمل کو وسیع کرنے پر زور دیا تھا۔ کل رات جب اس قرارداد پر رائے شماری ہوئی۔ تو دس ووٹ اس کے حق میں آئے ایک خلاف تھا۔ سو گویا اس کے خلاف صرف روس نے ہی ووٹ دیا۔ اس سے قبل روسی نمائندے نے قرارداد میں جتنی ترمیمیں بھی پیش کی تھیں وہ سب کونسل نے نامنظور کر دیں۔ ایک ترمیم میں مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ لبنان میں امریکہ کو حملہ آور قرار دے کر امریکہ کو اپنی فوجیں واپس بلانے پر مجبور کیا جائے۔ قرارداد پر رائے شماری کے بعد کونسل کا اجلاس غیر معین مدت کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

لبنان میں صدارتی انتخابات ملتوی

بیروت ۲۳ جولائی۔ لبنان میں صدر کا جو نیا انتخاب ہونے والا تھا وہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ یاد رہے مخالف عناصر کا مطالبہ ہے کہ اس مرتبہ کوئی نیا صدر منتخب کیا جائے قبل ازیں خبر آئی تھی کہ امریکہ کے مسٹر مرفی حکومت اور مخالف پارٹی کے لوگوں میں مفاہمت کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج کا بی ایس سی کا نتیجہ

امسال تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے بی ایس سی کے امتحان میں ۱۶ طلباء شریک ہوئے تھے۔ جن میں سے آٹھ طلباء کامیاب ہوئے ہیں۔ کامیاب طلباء کے نام اور ان کے حاصل کردہ نمبر درج ذیل ہیں:

نام طالب علم	رول نمبر	نمبر حاصل کردہ	نام طالب علم	رول نمبر	نمبر حاصل کردہ
محمد اسحٰق	۸۸۱	۲۴۰	امان اللہ قریشی	۸۹۰	۲۵۶
محمد انور خان	۸۸۲	۲۴۳	حسین احمد	۸۹۱	۲۴۲
سجاد وحید	۸۸۶	۲۵۳	مرزا لیاقت علی	۸۹۲	۲۹۴
ناصر احمد (رول نمبر ۳۵)	۸۸۹	۲۸۱	عبد الرشید چوہدری	۸۹۳	۲۵۹

مبلغ سیرالیون قاضی مبارک احمد صاحب بدھ کی شام کو ربوہ پہونچ رہے ہیں

ربوہ ۲۳ جولائی۔ مبلغ سیرالیون مکرم قاضی مبارک احمد صاحب آج مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۵۸ء بروز بدھ شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ تشریف لا رہے ہیں احباب وقت مقررہ پر اسٹیشن پر پہونچکر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں

(وکالت تبشیر)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۵۸ء

جبر لادینی تحریکوں کا خاصہ ہے

اسلامی اور لادینی تحریکوں میں جو بنیادی فرق ہے۔ وہ ان چند الفاظ میں مجملاً بیان کیا جا سکتا ہے کہ اسلامی تحریک دل سے جسم پر حکومت کرتی ہے۔ اور لادینی تحریک جسم سے دل پر حکومت کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس زمانہ میں لادینی تحریک کی واضح مثالیں کمیونزم اور فاشزم پیش کرتی ہیں۔ جن کا طریق یہ ہے کہ پہلے حکومت پر قبضہ کیا جائے۔ اور پھر ملک پر اپنے نظریات بالجبر ٹھونسے جائیں۔ جبر کا طریق یہ ہے۔ کہ پہلے اپنی مرضی کے مطابق قانون بنائے جائیں۔ اور پھر فوجی اور پولیسی قوت سے ان کا نفاذ کیا جائے۔

ایسی تحریک کے لئے لازمی ہے کہ تمام مادی اسباب پر قبضہ کیا جائے۔ اور تمام ایسے خیالات ملک بدر کئے جائیں جن کا مطلب یہ ثابت کرنا ہو کہ مادی طاقت سے بڑھ کر بھی انسان کے پاس کوئی قوت ہے۔ کمیونزم کی مذہب کے خلاف مہم اسی لحاظ سے دو اغراض کی وجہ سے ہے۔ اول یہ کہ وہ مذہبی اداروں سے تمام مادی قوت چھین لینا اور دوسرے یہ کہ وہ انسانوں کی اخلاقی اور روحانی قوت کو بالکل سلب کر لینا چاہتا ہے۔

اس کے برخلاف اسلامی تحریک کی بنیاد اخلاقی اور روحانی قوت پر ہوتی ہے جس کا مرکز انسان کا دل ہے۔ چنانچہ جب اسلام کو تمکن فی الارض کی نعمت عطا کی جاتی ہے۔ اور وہ سوسائٹی کے نظم ونسق کے لئے قانون بناتا ہے تو اس کی حقیقی بنیاد اخلاق اور روحانیت پر ہی رکھی جاتی ہے۔ جیسا کہ ذیل کی آیہ کریمہ سے واضح ہے۔

الذین ان مکنٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللّٰہ عاقبۃ الامور

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے شہادت کے لئے تقوے کو شرط اول قرار دیا ہے یہاں تک کہ اگر ثابت ہو جائے کہ کسی نے کسی شہادت میں ذرا سا بھی جھوٹ بولا ہے۔ تو اس کے لئے قرآن مجید کا فیصلہ یہ ہے کہ اس کی شہادت کبھی قبول نہ کی جائے۔ زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ہے۔ لیکن جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں سے ایک شخص نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو اسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سزا دی۔ کہ اس سے کبھی زکوٰۃ نہ لی جائے۔ اور اس سزا کو یہاں تک لمبا کیا گیا۔ کہ بعد میں وہ اپنے مال کی زکوٰۃ کثیر مال کی صورت میں لاتا رہا۔ تو نہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو قبول نہ کیا۔ بلکہ آپ کے بعد خلفائے راشدین کے عہد میں بھی قبول نہ کیا گیا۔

زکوٰۃ ایسا اہم رکن اسلام ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر کے عہد میں بعض لوگوں نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے برأت چاہی تو آپ نے صاف انکار کر دیا۔ حالانکہ وہ وقت ایسا تھا کہ اگر مصلحت وقت کو دیکھا جاتا۔ تو جیسا کہ اکثر صحابہ کی رائے بھی یہ تھی مانعین زکوٰۃ کے ساتھ سمجھوتہ کر لیا جاتا۔ مگر حضرت صدیق رضؓ نے ایسے نازک وقت میں اس رکن اسلام کو توڑنے کی جرأت نہ فرمائی۔ یہاں تک کہ قتال تک نوبت پہونچ گئی۔

اس کے باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نادہندہ سے ہمیشہ کے لئے زکوٰۃ نہ لینے کا حکم دے کر یہ واضح کر دیا کہ اسلامی قانون کی بنیاد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر ہے۔ نہ کہ جبری قوت پر۔ یہ درست ہے کہ اسلام نے جرائم کی سزائیں بھی تجویز کی ہیں۔ مگر ان کے لئے شہادت اتنی سخت رکھی ہے کہ شہادت دینے والے کی ذات کے ساتھ اتنی سخت شرائط لگائی ہیں کہ کسی بے گناہ کو سزا مل ہی نہیں سکتی۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ حقیقی سزا تو اللہ تعالےٰ ہی دیتا ہے۔ اگر کوئی حقیقی مجرم اس دنیا میں شہادت نہ ہونے کی وجہ سے مقررہ سزا نہیں پاتا۔ تو آخرت کا خوف اگر صحیح طور پر اسکے دل میں جانشین ہو تو مجرم کو خود اکساتا ہے۔ کہ وہ اس دنیا کی چھوٹی سزا قبول کر کے آخرت کے بڑے عذاب سے بچ جائے۔ چنانچہ حقیقت ہے کہ عہد رسالت اور خلفائے راشدین کے عہد میں بھی کئی مجرموں نے اپنے آپ کو خود سزا کے لئے پیش کیا اس پر بھی یہ احتیاط کی جاتی تھی۔ کہ گواہوں کے سامنے جرم کا اقرار کرایا جاتا تھا۔

افسوس ہے کہ سیاسی مولویوں نے آہستہ آہستہ اسلام کے اس بنیادی اور مرکزی تعزیری تصور کی بھی چولیں ڈھیلی کر کے رکھ دیں۔ اور انہوں نے نہ صرف ذرا ذرا سے جرائم کے خلاف اپنی تعزیری شمشیر زنی چلائی۔ بلکہ انسان کے ضمیر پر بھی قدغن لگا دیئے۔ اور اسلام کے تعزیری نظام کو فی الواقعہ ایک لادینی تعزیری نظام بنا دیا یعنے جسم کی سزا کے ذریعہ انسانی ضمیر پر اسی طرح حکومت کرنے کی کوشش کی گئی جس طرح لادینی تحریکیں کرتی ہیں۔ ان لوگوں نے جہاں ان کا بس چل سکا مسلمان حکمرانوں کو گمراہ کیا اور ان کے جوع الارضی جذبات کی تسکین کے لئے ایسے ایسے قوانین وضع کر ڈالے۔ کہ آج ہمیں انہیں دنیا کے سامنے پیش کرنے سے بھی شرم آتی ہے

اسلام نے لا اکراہ فی الدین کا اصول دنیا میں پیش کر کے انسانی ضمیر کو ہر قسم کے جبر سے آزاد کر دیا ہے۔ ایک طرف تو یورپ نے اس اصول کی بنا پر سیکولر جمہوریت کی بنیاد رکھی۔ اور اسکو اتنی ترقی دی کہ آج جمعیت اقوام متحدہ نے انسانی حقوق کی کمیٹی کی صورت میں اس کو اپنا لیا ہے۔

دوسری طرف علمائے سوء نے جو ہمیشہ مسلمان حکمرانوں سے ساز باز رکھتے آئے ہیں اسلام کے اس عظیم الشان اصول کو نہ صرف مقید کرنے کی کوشش کی۔ بلکہ اس آیہ کریمہ کو ہی منسوخ شدہ قرار دے دیا ؏

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

جس دن سے سیاسی مولویوں نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے۔ اسی دن سے تبلیغ واشاعت اسلام کی رو رک گئی ہے اس طرح اسلام پر پورے ایک ہزار سال تک فیج اعوج کا زمانہ مسلط رہا ہے۔ اس زمانہ کے دوران میں آیہ کریمہ لا اکراہ فی الدین کو اول تو منسوخ شدہ سمجھا جاتا رہا ہے۔ ورنہ اس کی ایسی ایسی مضحکہ خیز توجیہات کی گئی ہیں کہ ایک صاحب دل انسان فیصلہ نہیں کر سکتا کہ ان پر روئے یا ہنسے۔

یورپ نے بے شک لا اکراہ فی الدین کے قرآنی اصول سے ہی متاثر ہو کر سیکولر جمہوریت کی بنیاد رکھی تھی۔ لیکن چونکہ ان کا حقیقی منبع سے براہ راست کوئی تعلق پیدا نہ ہوا اس لئے یہ تحریک انسانی عقل کے گورکھ دھندوں اور بھول بھلیوں سے گذرتی ہوئی آج وہ شکل اختیار کر گئی ہے جو جوڈ ۔ رسل اور ٹوئن بی وغیرہ مغربی مفکرین کی تحریرات سے جھلکتی ہے۔ چونکہ حقیقی روشنی کے منبع پر ہمارے علمائے سوء نے تاریکی کے دبیز پردے ڈال رکھے ہیں۔ اس لئے وہ چشمہ حیوان تک رسائی نہیں کر پاتے۔ اور دنیا کا یہ عالم ہو گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم نے بیان کیا ہے

ظھر الفساد فی البر والبحر

یہ عالم وہ ہے جبکہ اللہ تعالےٰ کی غیرت ہمیشہ جوش میں آتی ہے۔ اور وہ اپنے وعدے کے مطابق اپنے نازل کردہ "ذکر" کی حفاظت کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اور اپنے نور کی کرنوں سے جہالت کے تاریک و دبیز پردوں کو چیرتا ہے لیکن تاریکی کے فرزند بھی حق کے مقابلہ کے لئے پورے سامانوں سے لیس ہو کر مقابلہ پر ڈٹ جاتے ہیں۔ اور اکثر دین کے رنگ برنگ لباس پہنکر میدان میں نکل آتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کے داؤ دایچے تار عنکبوت سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ البتہ مومنوں کے لئے ان کی پہچان ضروری ہے۔

اس زمانہ میں بھی ان کی پہچان یہی ہے۔ کہ وہ لادینی تحریکوں کی طرح "جبر" پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اسلامی تحریک کے منبع سے کٹ کر محض "معقولیت" کا ڈھونگ رچاتے ہیں۔ اور اسلامی اصولوں کے نفاذ کے لئے لادینی تحریکوں کے نمونے پیش کرتے ہیں یعنے جس طرح لادینی تحریکیں اپنے نظریات جبر واکراہ سے ٹھونستی ہیں یہ اسلامی تحریک کو بھی ویسی تحریک بنا کر اپنے خود ساختہ اصول ٹھونسنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اعتراف شکست

مودودیوں کا امیر جماعت لاحول ولا قوۃ الا باللہ پر ایمان نہیں رکھتا (باقی دیکھیں صفحہ

کلماتِ طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیعت اور توبہ کی حقیقت

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:-

"۱۸۹۵ء میں جب میں حضرت اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا تو اس وقت بھی مجھے شوق تھا کہ آپ کے کلماتِ طیبات ایک کاغذ پر نقل کرکے ہمیشہ لاہور لے جاتا۔ اور وہاں کے احمدی احباب کو ہفتہ وار کمیٹی میں سنایا کرتا...... اس وقت کی یادداشت میں سے کچھ نقل کرکے ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ان ایام میں چونکہ تاریخ کا انتظام نہیں رکھا تھا اس لئے بلا تاریخ ہر ایک بات درج کی جاتی ہے":-

بیعت کی حقیقت

بیعت میں جاننا چاہئے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اس کی ضرورت ہے؟ جب تک کسی شے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو تو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی۔ جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال و اسباب ہوتا ہے۔ مثلاً روپیہ، پیسہ، کوڑی، لکڑی وغیرہ تو جس قسم کی جو شے ہے اسی درجہ کی اس کی حفاظت کی جاوے گی۔ ایک کوڑی کی حفاظت کے لئے وہ سامان نہ کرے گا۔ جو پیسہ اور روپیہ کے لئے اسے کرنا پڑیگا اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونہ میں ڈال دے گا۔ علیٰ ہذا القیاس جس کے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان ہے اسکی زیادہ حفاظت کریگا۔ اسی طرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے جس کے معنے رجوع کے ہیں۔ توبہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں۔ اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے گویا کہ گناہ میں اس نے بود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے۔ تو توبہ کے معنے یہ ہیں کہ اس وطن کو چھوڑنا۔ اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گذرتا ہے۔ اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے۔ اور وطن کو چھوڑنے میں تو اس کو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے۔ اور سب چیزوں کو مثل چارپائی، فرش و ہمسائے، وہ گلیاں کوچے، بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے یعنی اس (سابقہ) وطن میں کبھی نہیں آتا۔ اس کا نام توبہ ہے۔ معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں اور تقویٰ کے دوست اور۔ اس تبدیلی کو صوفیائے نے موت کہا ہے جو توبہ کرتا ہے اسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے۔ اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اس کے سامنے آتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے۔ وہ جب تک اس کل کا نعم البدل عطا نہ فرماوے نہیں مارتا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ میں یہی اشارہ ہے کہ وہ توبہ کرکے غریب بیکس ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے محبت اور پیار کرتا ہے اور اسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے۔ دوسری قومیں خدا کو رحیم کریم خیال نہیں کرتیں۔ عیسائیوں نے خدا کو تو ظالم جانا اور بیٹے کو رحیم۔ کہ باپ تو گناہ نہ بخشے اور بیٹا جان دے کر بخشوائے۔ بڑی بیوقوفی ہے۔ کہ باپ بیٹے میں اتنا فرق۔ والد مولود میں مناسبت اخلاق، عادات کی ہوا کرتی ہے۔ (مگر یہاں تو بالکل ندارد) اگر اللہ رحیم نہ ہوتا تو انسان کا ایک دم گذارہ نہ ہوتا۔ جس نے انسان کے عمل سے پیشتر ہزاروں اشیاء اس کے لئے مفید بنائیں تو کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ توبہ و عمل کو قبول نہ کرے۔

توبہ کی حقیقت

گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سوجھے۔ جیسے مکھی کے دو پر ہیں۔ ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر۔ اسی طرح انسان کے دو پر ہیں ایک معاصی کا۔ دوسرا خجالت، توبہ، پریشانی کا۔ یہ ایک قاعدہ کی بات ہے جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے تو پھر اس کے بعد پچھتاتا ہے گویا کہ دونوں پر اکٹھے حرکت کرتے ہیں۔ زہر کے ساتھ تریاق ہے اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا؟ تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے۔ مگر کشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا۔ اور وہ ہلاک ہو جاتا۔ توبہ اسکی تلافی کرتی ہے۔ کبر اور عُجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے۔ جب نبی معصومؐ ستر بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا جو اس پر راضی ہو جاوے۔ اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے۔ وہ آخر اسے چھوڑے گا۔

اِعْمَلْ مَاشِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ کے معنے

حدیث میں آیا ہے کہ جب انسان بار بار رو رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے۔ تو آخر کار خدا کہہ دیتا ہے کہ ہمنے تجھ کو بخش دیا۔ اب تیرا جو جی چاہے سو کر۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے دل کو بدل دیا۔ اور اب گناہ اسے بالطبع بُرا معلوم ہوگا۔ جیسے بھیڑ کو میلا کھاتے دیکھ کر کوئی دوسرا حرص نہیں کرتا۔ کہ وہ بھی کھاوے۔ اسی طرح وہ انسان بھی گناہ کی حرص نہ کرے گا۔ جیسے خدا نے بخش دیا ہے مسلمانوں کو خنزیر کے گوشت سے بالطبع کراہت ہے حالانکہ اور دوسرے ہزاروں کام کرتے ہیں۔ جو حرام اور منع ہیں۔ تو اس میں حکمت یہی ہے۔ کہ ایک نمونہ کراہت کا رکھ دیا ہے اور سمجھا دیا ہے کہ اسی طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہو جاوے۔

کثرتِ گناہ کی وجہ سے دعا میں کوتاہی نہ ہو

گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کرکے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا۔ کہ گناہ اسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں۔ اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

توبہ جزو بیعت کیوں ہے؟

یہ توبہ کی حقیقت ہے (جو اوپر بیان ہوئی) اور یہ بیعت کی جز کیوں ہے؟ تو بات یہ ہے۔ کہ انسان غفلت میں پڑا ہوا ہے۔ جب وہ بیعت کرتا ہے۔ اور ایسے کے ہاتھ پر جسے اللہ تعالیٰ نے وہ تبدیلی بخشی ہو تو جیسے درخت میں پیوند لگانے سے خاصیت بدل جاتی ہے۔ اسی طرح سے اس پیوند سے بھی اس میں وہ **فیوض اور انوار** آنے لگتے ہیں (جو اس تبدیلی یافتہ انسان میں ہوتے ہیں) بشرطیکہ اس کے ساتھ سچا تعلق ہو۔ خشک شاخ کی طرح نہ ہو۔ اسکی شاخ ہو کر پیوند ہو جاوے۔

بیعت کب فائدہ دیتی ہے

جس قدر یہ نسبت ہوگی اسی قدر فائدہ ہوگا۔ بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اسی وقت حصہ دار ہوگا جب اپنے وجود کو ترک کرکے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اسکے ساتھ ہو جاوے منافق آنحضرت صلعم کیساتھ سچا تعلق نہ ہونیکی وجہ سے آخر بے ایمان رہے۔ انکو سچی محبت اور اخلاص پیدا نہ ہوا۔ اس لئے ظاہری لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ انکے کام نہ آیا۔ تو ان تعلقات کو بڑھانا بڑا ضروری امر ہے اگر ان تعلقات کو وہ (طالب) نہیں بڑھاتا اور کوشش نہیں کرتا تو اس کا شکوہ اور افسوس بیفائدہ ہے محبت و اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہیئے۔ جہانتک ممکن ہو اس انسان (مرشد) کے ہمرنگ ہو۔ طریقوں میں اور اعتقاد میں۔ نفس لمبی عمر کے وعدے دیتا ہے یہ دھوکا ہے۔ عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ جلدی راستبازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہیئے اور صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہیئے۔

(مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ تقریر حضرتؑ نے اس وقت فرمائی تھی جب محمد نواب خانصاحب تحصیلدار نے حضور سے بیعت کی تھی۔ ایڈیٹر)

(البدر جلد ۱ ص ۵، ۶ پرچہ ۲۸ نومبر و ۵ دسمبر ۱۹۰۲ء)

"اس زندگی کے کل انفاس اگر دنیاوی کاموں میں گذر گئے۔ تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان کامیابی

(از مکرم بشیر احمد صاحب صدیقی کیمبل پور)

۱۳ر فروری ۱۸۳۵ء کو قادیان کی گمنام بستی میں حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ مسلمانوں پر مصائب و مشکلات کے تاریک بادل چھائے ہوئے تھے مسیحی حملوں کی تاب نہ لا کر مسلمان دھڑا دھڑ عیسائی ہو رہے تھے۔ گورنمنٹ برطانیہ کے اقتدار کو پادری لوگ اپنی فتح قرار دیتے تھے۔ اور وہ یہ خیال کرتے تھے کہ چند ہی روز میں پورے ملک کے مسلمان عیسائیت کی آغوش میں آ جائیں گے۔ عین اس وقت خدا تعالےٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی اصلاح دین کو از سر نو زندہ کرنے اور پرچم اسلام کو بلند کرنے کے لئے مسیح الموعود اور مہدی موعود کے منصب پر فائز کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں وہی موعود ہوں جس کا قومیں انتظار کر رہی تھیں اور خدا تعالےٰ نے مجھے بشارتیں دی ہیں کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔ اور تیرا ذکر بلند کروں گا۔ اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا۔

حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریک احمدیت کو لے کر ایسے ماحول میں اٹھے جہاں آپ کے ماننے والے بہت کم اور نہ ماننے والے بہت زیادہ تھے۔ ہندوستان بھر میں شور پڑ گیا۔ اور وہی علماء جو پہلے آپ کی تائید کرتے تھے۔ آپ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جنہوں نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں آپ کی تائید میں زبردست مضامین لکھے۔ انہوں نے آپ کے خلاف زمین و آسمان سر پر اٹھا لیا۔ اور کہا کہ میں نے ہی اس شخص کو چڑھایا تھا۔ اور اب میں ہی اسے گرا دوں گا۔ غرضیکہ سبھی لوگ افترا پردازیوں مقدمات اور فتنہ پردازیوں کے ذریعہ آپ کو نعوذ باللہ ناکام اور ذلیل کرنے کے درپے تھے۔ مگر خداوند کریم نے آپ کو آنے والے واقعات کی ان الفاظ میں خبر دی تھی کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو دنیا پر ظاہر کر دے گا۔" (تذکرہ)

خدا تعالےٰ کی بشارتوں کے مطابق آپ کی آواز پھیلنی شروع ہوئی نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کے ہر کونہ سے دوسرے کونہ تک آپ کی آواز پھیلتی چلی گئی۔ آہستہ آہستہ سعید روحیں سلسلہ میں داخل ہونا شروع ہوئیں۔ ایمان لانیوالوں اور جانثاروں کی تعداد دن بدن بڑھنے لگی۔ اور "یاتیک من کل فج عمیق ویاتون من کل فج عمیق" والی پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی آپ کی تائید میں تازہ بتازہ اور روشن نشانات ظاہر ہوئے

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

تھوڑے ہی عرصہ میں آپ گمنامی کے گوشہ سے نکل کر دنیا میں شہرت پا گئے اور قادیان جیسی گمنام بستی مشہور ہو گئی تمام مصائب و مشکلات کے باوجود آپ کامیاب ہوئے اور آپ کی جماعت میں حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید اور حضرت مولوی عبدالرحمٰن خانصاحب جیسے جانثار پیدا ہوئے۔ جنہوں نے احمدیت کی خاطر جام شہادت نوش فرمایا اور اپنے خون سے حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے گواہ بنے۔ آپ کی زندگی میں ہی آپ پر ایمان لانے والوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار
اس قدر نصرت کہاں ہوتی ہے اک کذاب کی
کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں ہے کرتے ہو بڑھ چڑھ کے وار

خدا کے مرسل مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کئی مقدمات بھی دشمنوں نے کئے چنانچہ ۱۸۹۷ء میں آپ کے خلاف ڈاکٹر مارٹن کلارک نام ایک پادری نے مقدمہ سازش قتل مسٹر اے۔ ای۔ مارٹینو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر کی عدالت میں دائر کیا اور بیان کیا کہ نعوذ باللہ انہوں نے عبدالحمید ایک شخص کو میرے قتل کے لئے بھیجا تھا۔ بالآخر اس پادری کو شکست فاش ہوئی۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور ایم۔ ڈبلیو ڈگلس نے آپ کو بری کر دیا۔

۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح الموعود پر ایک شخص کرم دین نے مقدمہ کیا اور جہلم کے مقام پر عدالت میں حاضر ہونے کے لئے آپ کے نام سمن جاری ہوا۔ آپ جنوری ۱۹۰۳ء میں وہاں تشریف لے گئے جس وقت آپ جہلم کے سٹیشن پر اترے سٹیشن پر اس قدر انبوہ عظیم تھا کہ پلیٹ فارم پر کھڑا ہونے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ اور سٹیشن کے باہر بھی لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ موٹر کا گزرنا مشکل ہو گیا تھا حتیٰ کہ افسران ضلع کو خاص اہتمام کرنا پڑا اہل شہر کے علاوہ ہزاروں آدمی دیہات سے بھی آپ کی زیارت کے لئے آئے۔ قریباً ایک ہزار افراد نے اسجگہ بیعت کی۔ جب آپ عدالت میں حاضر ہونے کے لئے گئے تو اس قدر مخلوق کارروائی مقدمہ سننے کے لئے موجود تھی کہ عدالت کو انتظام کرنا مشکل ہو گیا۔ احاطۂ عدالت میں دور دور تک لوگ پھیلے ہوئے تھے۔ پہلی ہی پیشی میں آپ بری کر دئے گئے۔

یہ افتراء پردازیاں اور کفر کے فتوے کوئی نئی بات نہ تھی۔ یہ تمام حربے پہلے نبیوں۔ مرسلوں اور خدا تعالےٰ کے پاک بازوں کے خلاف بھی استعمال کئے گئے اور کوئی نبی اور پاکباز انسان ان حربوں کا شکار ہوئے بغیر نہ رہا۔ لیکن ان تمام حالات کے باوجود الٰہی سلسلوں نے ہمیشہ ترقی کی اور مخالفین حق و صداقت حسرت بھری نگاہوں سے یہ ترقی اور الٰہی تحریکوں کا عروج دیکھتے رہے۔

ہر منصف مزاج شخص کے لئے یہ سوچنے کا مقام ہے کہ کیا حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عظیم الشان کام اور آپ کی صداقت کے روشن نشانات اس امر کا بین ثبوت نہیں کہ آپ ہی وہ مسیح الموعود اور مہدی موعود ہیں۔ جن کے ذریعہ آخری زمانہ میں اسلام کا احیاء مقدر تھا۔ اگر یہ صحیح ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ تو کیوں شجر احمدیت کے یہ شیریں ثمر جو اطراف عالم میں پھیلے ہوتے ہیں۔ احمدیت کی سچائی کا ثبوت نہیں۔ اگر یہ پودا جو کہ شروع میں نہایت ہی کمزور تھا خدا تعالےٰ کے ہاتھوں کا لگایا ہوا نہ ہوتا تو ابتدائی مخالفت کے خطرناک اور زبردست طوفان کے ایک ہی حملہ سے زمین پر آ رہتا۔ حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب نزول مسیح کے صفحہ ۲ پر فرماتے ہیں "کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہو جائے۔ اور صفحہ ہستی پر اس کا نشان نہ رہے۔ مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا۔ اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخیں دور دور تک چلی گئیں۔ اور وہ درخت اب اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزارہا پرند اس پر آرام کر رہے ہیں۔

دُعا درخواست

عزیزم منور احمد سلمہ اللہ تعالےٰ نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرما دیں۔ اللہ تعالےٰ عزیز کو اعلےٰ کامیابی عطا فرماوے۔ اور دین و دنیا میں ترقیات سے نوازے۔ آمین

محتاج دعا
خاکسار:۔ شیخ مبارک احمد

پتہ مطلوب ہے

حکیم محمد سعید احمد قریشی کورووال ضلع سیالکوٹ والے جہاں کہیں ہوں نوراً اپنے ایڈریس سے مطلع فرما دیں

ملک سعید احمد جاوید احمدی سمبڑیالی ولد ملک محمد شفیع صاحب ربوہ سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ بدین حال ٹنڈو ... سندھ

چندہ جلسہ سالانہ

ہماری جماعت کا سالانہ جلسہ جماعت کے قیام کی اغراض کو پورا کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس موقعہ پر شمع احمدیت کے ہزاروں ہزار پروانے بیک وقت اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے ہیں۔ اور حضور کے زندگی بخش کلام سے نئی زندگی حاصل کرتے ہیں۔ مرکز احمدیت میں چند دن گذارنے سے مومنوں کے دلوں میں اشاعت اسلام اور تزکیہ نفس کے لئے جو جوش اور امنگ پیدا ہوتی ہے اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

اس جلسہ کے اخراجات پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ایک خاص چندہ جاری ہے جس کا نام چندہ جلسہ سالانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پچھلے دو تین سالوں میں اس چندے کی وصولی میں نمایاں طور پر زیادتی ہوئی ہے۔ لیکن چونکہ جلسہ پر آنے والے احباب کی تعداد میں بھی غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے اس لئے اس چندہ کی آمد میں مزید اضافہ کی شدید ضرورت ہے۔ تا اسی چندہ سے جلسہ کا تمام خرچ پورا ہو سکے۔ پچھلے سال تک دوسرے چندوں میں سے ایک بڑی رقم ہر سال جلسہ سالانہ پر خرچ کرنی پڑتی ہے۔ جس کی وجہ سے دوسرے کاموں کو نقصان پہنچتا ہے۔

مشاورت کے فیصلہ کے مطابق چندہ جلسہ کی سالانہ شرح ہر دوست کی ماہوار آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ حصہ مقرر ہے۔ اگر تمام اس شرح سے چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیں تو جلسہ کا خرچ نہایت آسانی کے ساتھ پورا ہو سکتا ہے۔ بے شک اکثر جماعتیں اس شرح سے چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیتی ہیں۔ اور پچھلے چند سالوں میں جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ بلکہ بہت سی جماعتیں اپنے بجٹوں سے زیادہ چندہ ادا کر دیتی ہیں۔ پھر بھی ابھی تک چند جماعتیں ایسی ہیں جنہوں اس چندہ کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں کی ان میں بعض بڑی بڑی جماعتیں بھی شامل ہیں اور ان کی وجہ سے اس چندہ کی وصولی میں کمی رہ جاتی ہے۔

نظارت بیت المال نے پچھلے سال ان جماعتوں کو مشورہ دیا تھا کہ اگر وہ مقررہ شرح کے مطابق چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنا نہیں چاہتیں تو مجلس مشاورت میں کوئی دوسرا تجویز پیش کریں جس کے ذریعہ جلسہ سالانہ کا خرچ پورا کیا جا سکے لیکن انہوں نے کوئی متبادل تجویز پیش نہیں کی۔ اب نظارت بیت المال نے ان جماعتوں سے جو چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی میں بہت پیچھے ہیں دریافت کیا ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کے معاملہ میں وہ کس حد تک ساری جماعت کا ساتھ دینے پر تیار ہیں۔ ان کے جوابات کی روشنی میں اگر ضرورت ہوئی تو اس معاملہ کو آئندہ مجلس مشاورت میں پیش کیا جائے گا۔

مجھے قوی امید ہے کہ اس سال یہ چند جماعتیں بھی ضرور اپنا قدم آگے بڑھائیں گی اور اس امر کو ہرگز پسند نہیں کریں گی کہ ان کی کوتاہی کی وجہ سے جو کمی رہ جاتی ہے اسے پورا کرنے کے لئے ان جماعتوں پر زیادہ بوجھ ڈالنے کی کوئی تجویز مجلس مشاورت میں پیش کی جائے جو پہلے بھی اپنا مقرر کردہ حصہ بخوشی ادا کر رہے ہیں۔

اس وقت جلسہ سالانہ کے لئے اجناس خریدی جا رہی ہیں۔ اور اس غرض کے لئے ایک بڑی رقم کی ضرورت ہے۔ لہٰذا تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ وہ اسی وقت سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف پوری پوری توجہ دیں۔ اور جو احباب یکمشت اس چندہ کی ادائیگی کی توفیق رکھتے ہوں ان سے فوری طور پر یکمشت وصولی کر کے رقمیں یہاں بھجوا دیں۔ اور جو دوست یکمشت ادائیگی نہ کر سکتے ہوں ان سے اسی اقساط سے وصولی شروع کر دیں کہ جلسہ سالانہ تک ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا ہو جائے۔ زمیندار احباب کو چاہیئے کہ اسی فصل سے جو اب اٹھائی گئی ہے اپنا پورا کا پورا چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیں۔ جو دوست اس چندہ کی ادائیگی میں جلدی کریں گے انہیں زیادہ ثواب ہو گا۔ کیونکہ اس وقت اجناس نسبتاً سستی ہیں۔ اس لئے ان کی ادا کردہ رقم سے آج اس سے زیادہ جنس خریدی جا سکتی ہے۔ جتنی جنس اتنی ہی رقم سے نومبر یا دسمبر میں خریدی جا سکے گی۔

یہ مت بھولئے کہ مہمان نوازی مسلمانوں کی محبوب روایات میں سے ہے اور چندہ جلسہ سالانہ کی رقم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت پر خرچ ہوتی ہے جس میں عام مہمان نوازی سے یقیناً زیادہ ثواب ہے۔ پس جلسہ سالانہ کی شکل میں تھوڑی سی مالی قربانی بہت بڑی برکات کا موجب ہے۔ اس لئے کسی دوست کو اس چندہ کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

دنیا میں اسلام کی تبلیغ کس طرح ہو گی؟

چندہ مساجد ممالک بیرون کی سست رفتاری ملاحظہ فرما کر ایک مرتبہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اگر سال میں بارہ سو روپیہ آئے تو ایک مسجد بنانے کے لئے ہمیں قریباً پانچ سو سال کا عرصہ درکار ہو گا۔ اگر پانچ سو سال میں ہم نے ایک مسجد بنائی تو دنیا میں اسلام کی تبلیغ کس طرح ہو گی۔ حالانکہ دنیا اس وقت اسلام کی پیاسی ہے۔"

پس جب یہ امر واقع ہے کہ دنیا اس وقت اسلام کی پیاسی ہے۔ اور اس پیاس کو بجھانے کا فرض جماعت احمدیہ پر عاید کیا گیا ہے۔ تو مخلصین کو چاہیئے کہ تعمیر مساجد کے عظیم الشان پروگرام کے لئے اپنے مقدس امام کے حضور زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کر کے سعادت دارین حاصل فرمالیں۔

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

انصار اللہ کا آئندہ امتحان

انصار اللہ کا آئندہ امتحان انشاء اللہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو منعقد ہو گا۔ اس کے لئے قرآن مجید کے دوسرے پارہ کے نصف اول کا ترجمہ نصاب ہو گا۔ اراکین انصار سے گذارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شمولیت فرما دیں۔

زعماء کرام شریک ہونے والے احباب کے اسماء گرامی سے دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو مطلع فرمائیں۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

اطفال کے امتحان کے پرچے فوراً بھجوا دیئے جائیں

۱۳ جولائی کو اطفال الاحمدیہ کا امتحان ہو چکا ہے۔ جن مجالس میں یہ امتحان ہوا ہے اور انہوں نے ابھی تک حل شدہ پرچے مرکز میں ارسال نہیں کئے انہیں چاہیئے کہ بلا تاخیر پرچے بذریعہ ڈاک مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام ارسال کریں تا کہ جلد سے جلد نتیجہ کا اعلان کیا جا سکے۔ (مہتمم اطفال)

درخواستہائے دعا

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج جماعت سیرالیون مغربی افریقہ جو گذشتہ دنوں حج پر تشریف لے گئے تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد اپنے مرکز (Bo) بو سیرالیون میں واپس پہنچ گئے ہیں مراجعت سے قبل بیمار ہو گئے تھے۔ گو اب بیماری میں پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے۔ مگر پوری طرح صحت یاب نہیں ہوئے۔ احباب کرام اپنے مجاہد بھائی کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) میرے نسبتی بھائی میاں عبدالقیوم صاحب چنیوٹ میں سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔ آمین

شیخ محمد یوسف گول منڈی محلہ لائلپور

(۳) والدہ محترم قریشی محمد نذیر صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کچھ دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ تکلیف زیادہ ہے جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

ایم رشید ارشد ایکسٹینشن احمد نگر

فی سبیل اللہ خرچ کرنے سے مال بڑھتا ہے

"جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن (کے اِس فعل) کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اُگائے (اور) ہر بالی میں سو دانہ ہو۔ اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے (اس سے بھی) بڑھا (بڑھا کر) دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت دینے والا (اور) بہت جاننے جاننے والا ہے۔" (پارہ تیسرا رکوع چوتھا۔ ترجمہ مطابق تفسیر صغیر ص۹۸)

تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینا بلاشبہ انفاق فی سبیل اللہ کا ایک بہترین طریق ہے۔ پس جن مجاہدین نے مالی تنگی کے باعث اپنی موعودہ رقمیں تاحال روکی ہوئی ہیں وہ اس کیمیاوی نسخہ کو کیوں نہیں آزماتے۔ اس قرآنی بشارت کے ماتحت خلوص دل سے اللہ تعالےٰ کی راہ میں مال دینا یقیناً ان کے اموال کو بڑھانے کا موجب ہوگا۔ ع

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما!

(خاکسار وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

مجالس انصار اللہ کو دعوت مسابقت

اِس سال کونسی مجلس انعامی جھنڈا حاصل کریگی؟

گزشتہ سال مجلس انصار اللہ ملتان کو انعامی جھنڈا کا مستحق قرار دیا گیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر اس کا اعلان فرمایا اور بعد ازاں حضرت نائب صدر صاحب نے اپنے دستِ مبارک سے یہ جھنڈا زعیم اعلیٰ انصار اللہ ملتان کو عطا فرمایا۔

یاد رہے کہ یہ جھنڈا ہر سال اس مجلس کو بطور اعزاز و اعترافِ حسن کارکردگی دیا جاتا ہے جو انصار اللہ کے دستور اور لائحہ عمل کے مطابق سب سے اعلےٰ مجلس قرار پائے۔ اب اس سال کے آخری چند ماہ باقی ہیں اس لئے تمام مجالس کو دعوت مسابقت دی جاتی ہے۔ سب مجلسیں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ شہری جماعتوں اور دیہاتی جماعتوں کی مجالس انصار اللہ کا الگ الگ موازنہ ہوگا۔ یعنی شہری مجلس کا مقابلہ شہری مجلس سے اور دیہاتی مجلس کا دیہاتی مجلس سے۔ ہر دو اوّل رہنے والی مجلسوں کو الگ الگ انعامی جھنڈے دیئے جائیں گے۔

تمام زعماء صاحبان کو چاہیئے کہ اپنی اپنی کارگذاری کی رپورٹیں باقاعدہ دفتر مرکزیہ انصار اللہ ربوہ میں بھجواتے رہیں۔ شہری اور دیہاتی جو مجلس اپنے کام کے لحاظ سے اوّل قرار پائے گی حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس کا اعلان فرمائیں گے۔ اور بعد ازاں انہیں انعامی جھنڈے دیئے جائیں گے۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

تقرر عہدیداران جماعت احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء منظور کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نام	عہدہ	جماعت
۱۔ چوہدری محمد لطیف صاحب ایم اے	سکرٹری مال محلہ دار الصدر غربی "الف"	ربوہ
۲۔ پروفیسر عطاء اللہ صاحب ایم اے	امور عامہ	״
۳۔ چوہدری محمد شریف صاحب خالد ایم اے	اصلاح وارشاد	״
۱۔ ماسٹر محمد حسین صاحب	پریذیڈنٹ و امین	مورو ضلع نوابشاہ
۲۔ مولوی برکت اللہ صاحب	سیکرٹری مال/ اصلاح وارشاد	״
۳۔ مرزا ممتاز احمد صاحب	״ تعلیم	״
۴۔ آفتاب احمد صاحب کاہلوں	״ جنرل۔ امور عامہ	״
۱۔ محمد حسین خانصاحب	سیکرٹری مال	شیخ محمدی ضلع پشاور
۱۔ رانا چراغدین صاحب	سیکرٹری مال	دادو۔ (سندھ)
۱۔ منشی غلام محمد صاحب	پریذیڈنٹ	بنی سردوڈ (سندھ)
۱۔ محمد ایوب صاحب	پریذیڈنٹ	گھارو ضلع ٹھٹھہ
۲۔ چوہدری بشارت احمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ	״
۱۔ ملک حبیب خانصاحب	پریذیڈنٹ۔ امین	پرانہ ضلع اٹک
۲۔ ״ نور محمد صاحب	سیکرٹری مال/ اصلاح وارشاد	״
۳۔ ״ شاہ محمد صاحب	״ زراعت	״
۱۔ مستری ہاشم الدین صاحب	پریذیڈنٹ	مہدی پور کھنڈوالی ضلع سیالکوٹ
۱۔ چوہدری عبدالغفور خانصاحب	پریذیڈنٹ امین	چک ۱۰۲ ج ب ضلع سرگودھا
۲۔ حکیم عبدالعزیز صاحب	سیکرٹری مال۔ محاسب	״
۱۔ پیر محمد اقبال صاحب	پریذیڈنٹ	سمہ سٹہ ضلع بہاولپور
۲۔ ڈاکٹر سلطان احمد صاحب	سیکرٹری مال	״
۱۔ چوہدری حبیب اللہ صاحب	پریذیڈنٹ	اور اہجاگو بھٹی ضلع سیالکوٹ
۲۔ ״ بشیر احمد صاحب	سیکرٹری مال	״
۳۔ ״ غلام نبی صاحب	״ وصایا	״
۱۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد	پریذیڈنٹ	بشیر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر
۱۔ چوہدری بشیر احمد صاحب نمبردار	سیکرٹری مال	بیداد پور ضلع شیخوپورہ
۱۔ چوہدری نور محمد صاحب	پریذیڈنٹ	مظفر گڑھ
۱۔ میاں روشن دین صاحب زرگر	پریذیڈنٹ امین	منڈی رو ڈالہ ضلع لائلپور
۲۔ میاں محمد عارف صاحب ״	سیکرٹری مال	״
۱۔ چوہدری بشارت احمد صاحب	پریذیڈنٹ	گوٹھ مولا بخش ضلع نوابشاہ
۲۔ ״ بشیر احمد صاحب	سیکرٹری مال۔ امام الصلوٰۃ	״

(باقی)

بغداد کے خونیں المیہ کی کہانی ایک عینی شاہد کی زبانی

باغیوں نے سب سے پہلے شاہ فیصل کو گولی کا نشانہ بنایا تھا

کراچی ۲۲ر جولائی۔ الف لیلوی داستان کے شہر بغداد میں ۱۴ر جولائی ۱۹۵۸ء کو جو خونیں اور المناک ڈرامہ کھیلا گیا تھا۔ ایک عینی شاہد نے اس کے بعض ایسے حصوں سے پردہ اٹھایا ہے جو اب تک بیرونی دنیا کی نگاہوں سے پوشیدہ تھے۔

اس عینی شاہد نے بتایا ہے کہ سب سے پہلے ۲۳ سالہ شاہ فیصل قاتلوں کی گولیوں کا نشانہ بنے اور جب ۱۴ر جولائی کا سورج طلوع ہوا۔ تو اس نے ہاشمی خاندان کے اس آخری فرمانروا کو اپنے محل کے دروازہ پر خاک وخون میں لتھڑا آخری ہچکیاں لیتے دیکھا اس کے چند ہی ثانیہ بعد اس حسین صبح کے طلسم کو چند اور گولیوں کے شور نے توڑ دیا اور ولیعہد شہزادہ امیر عبدالالہ، ان کی ماں، بہن اور سات آٹھ عرب خادماؤں کی لاشیں یکے بعد دیگرے زمین پر گر کر تڑپنے لگیں۔

عینی شاہد نے بتایا کہ ۱۴ر جولائی کو منہ اندھیرے جب بغاوت کا پہلا دور شروع ہوا۔ تو سارا بغداد سویا پڑا تھا۔ باغیوں نے سب سے پہلے شاہی محل کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ شور سن کر ولی عہد امیر عبدالالہ کی آنکھ کھل گئی اور وہ شب خوابی کے لباس میں ہی صورت حال کا پتہ کرنے باہر نکل آئے اس وقت غالباً ان کے ذہن میں یہ گمان تک نہ تھا کہ وہ اپنی موت کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد جب انہوں نے محل کو چاروں طرف سے محصور دیکھا تو اپنے قریب کھڑے ہوئے ایک شخص سے پوچھا کہ معاملہ کیا ہے۔ انہیں بتایا گیا کہ فوج نے بغاوت کر دی ہے“۔

امیر عبدالالہ یہ سن کر فوراً اندر پہنچے اور انہوں ریڈیو کھولدیا جو بار بار اعلان کر رہا تھا کہ عراقی فوج بادشاہی کے خاتمے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ اور اس نے ریڈیو سٹیشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ امیر یہ سن کر اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔ غالباً وہ یہ سمجھ گئے تھے کہ اس کے بعد کیا ہونیوالا ہے“۔

اس کے فوراً بعد وارث تخت امیر عبدالالہ نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ وہ محل کی فصیل پر امن وصلح کا سفید جھنڈا لہرا دیں۔ امیر اسکے سوا کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ہتھیار ڈالدئے۔ اتنے میں شاہ فیصل بھی بیدار ہو گئے۔ انہوں نے فوراً قمیص اور پتلون پہنی اور محل کے صحن میں نکل آئے جب امیر عبدالالہ نے شاہ کو دیکھا تو وہ بھی فوراً اپنے کمرے میں گئے اور قمیص پتلون پہن کر جلد واپس آ گئے۔ اس وقت وہ گویے محل میں آ کر گرے۔ دریں اثنا سفید جھنڈا بلند کر دیا گیا۔ یہ شاہ اور ان کے ساتھیوں کی طرف سے ہتھیار ڈالنے کا اعلان تھا۔ جب بادنسیم کے جھونکوں سے یہ جھنڈا لہرا رہا تھا۔ تو باغی فوج کا ایک کیپٹن محلہ میں اس جگہ پہنچ گیا۔ جہاں شاہ اور امیر عبدالالہ کھڑے تھے۔ اس وقت تک امیر عبدالالہ کی بوڑھی ماں بیوی۔ ہمشیرہ اور سات آٹھ عرب خادمائیں بھی وہاں پہنچ چکی تھیں۔ فوجی کیپٹن نے شاہ، ان کے عزیزوں اور خادماؤں سے کہا کہ وہ محل کے دروازوں سے باہر نکل آئیں۔ کیپٹن کے اس حکم کی تعمیل کی گئی۔ بعد ازاں اس کیپٹن نے شاہی خاندان کے افراد سے ان کی آخری خواہش دریافت کی۔ امیر عبدالالہ نے جواب دیا ——
”ہماری کوئی خواہش نہیں“ اس پر کیپٹن نے اس بد نصیب نہتے گروہ پر ٹامی گن سے گولیاں چلانا شروع کر دیں۔ سب سے پہلے شاہ فیصل زمین پر گرے اور ان کے جسم سے سرخ خون فوارہ کی طرح نکلنے لگا۔ چند سیکنڈ بعد امیر عبدالالہ نے بھی اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ پھر امیر کی بوڑھی ماں نے جان دی۔ انہوں نے اپنے بوڑھے ہاتھوں میں قرآن حکیم اٹھا رکھا تھا۔ اس کے بعد امیر عبدالالہ کی بیوی، بہن اور خادمائیں جان بحق ہوئیں“ —— چودہ جولائی کے طلوع آفتاب کا نظارہ اس بدقسمت شاہی خاندان کے مقدر میں نہیں تھا۔ جب سورج افق سے ابھرا تو محل کے اوپر لہراتے ہوئے سفید جھنڈے کے نیچے اس خاندان کے ارکان کی لاشیں خاک وخون میں غلطاں پڑی تھیں۔ اور بادنسیم کے جھونکوں کا زمزمہ سسکیوں میں تبدیل ہو چکا تھا“۔

عینی شاہد کا کہنا ہے کہ امیر عبدالالہ اور ان کے محافظ دستے کی طرف سے باغی فوج کے مقابلہ کی تمام داستانیں من گھڑت ہیں۔

ملتان ۲۱ جولائی۔ ملتان ڈویژن کے کمشنر مسٹر گل محمد خان لغاری نے محکمہ خوراک کے ڈویژنل احکام کو ہدایات جاری کی ہیں جو بڑے زمیندار گزشتہ سال گندم کی مقررہ مقدار حکومت کے ہاتھ فروخت کرنے سے قاصر رہے ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ ملتان میں ایسے چوالیس اشخاص پر مقدمہ چلانے کا سوال زیر غور ہے۔

متحدہ عرب جمہوریہ کی فوجیں یمن بھیجنے کی درخواست

امام یمن نے تمام ملک میں مارشل لاء نافذ کر کے عام لام بندی کا حکم دے دیا

تائمز ۲۲ر جولائی۔ امام یمن نے تمام ملک میں مارشل لاء نافذ کرتے ہوئے تمام لام بندی کا حکم دے دیا ہے اور متحدہ عرب جمہوریہ سے درخواست کی ہے کہ وہ سامراجی خطرے کو ناکام بنانے میں مدد دینے کے لئے اپنی فوجیں یمن بھیجے۔

متحدہ عرب جمہوریہ سے فوجی امداد طلب کرنے کا فیصلہ امام یمن نے اپنے وزراء اور مشیروں کی ایک کانفرنس کے بعد کیا ہے۔

امام نے سلطان لاہیج کی معزولی کے متعلق حکومت برطانیہ کے اقدام کے خلاف اقوام متحدہ سے بھی احتجاج کیا ہے اور اسے یمن کے خلاف ایک کھلی دھمکی قرار دیا ہے۔ اقوام متحدہ کے نام ایک پیغام میں امام یمن نے کہا ہے کہ سلطان لاہیج کی معزولی کے بعد برطانیہ اپنی فوجیں آزادی کے ساتھ یمن کی سرحد پر جمع کر سکتا ہے۔

حفاظتی کونسل میں جاپان کی قرارداد

نیویارک ۲۲ جولائی۔ حفاظتی کونسل کل رات مشرق وسطےٰ کی صورت حال کے متعلق جاپان کی ایک مصالحتی قرارداد پر غور شروع کر رہی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ لبنان میں موجودہ اقوام متحدہ کے مبصرین کا دائرہ عمل وسیع کر دیا جائے اور انہیں یہ ہدایت بھی کی جائے کہ وہ لبنان کی علاقائی سالمیت اور سیاسی آزادی کو برقرار رکھنے کا بھی انتظام کریں تاکہ وہاں سے امریکی فوج واپس بلائی جا سکے۔ اس وقت یہ مبصر صرف اس امر کی نگرانی کرتے ہیں کہ لبنانی باغیوں کو بیرون ملک سے ناجائز اسلحہ اور کمک نہ ملنے پائے۔

لنڈن میں عراقی سفارت خانہ بند

لنڈن ۲۲ جولائی۔ لنڈن میں متعین عراق کے ناظم الامور مسٹر طارق العسکری عراق کی سابقہ حکومت کے وفادار رہے ہیں اور انہوں نے برطانوی وزارت خارجہ کو اطلاع دی ہے کہ انہوں نے سابقہ حکومت کے سفارت خانے کو بند کر دیا ہے اور وہ آئندہ الفلاف کے سفارت خانہ میں کام کریں گے۔

سعودی عرب اور امریکہ کے تعلقات

عمان ۲۲ جولائی۔ اطلاع ملی ہے کہ چونکہ حکومت سعودی عرب نے بحرین سے اردن کے لئے تیل لے جانے والے امریکی طیاروں کو سعودی عرب کے علاقے سے گذرنے سے روک دیا ہے اس لئے امریکہ اور سعودی عرب کے تعلقات خراب ہو گئے ہیں۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

بلکہ وہ دنیوی قوت پر ایمان رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ سیاست کی گندگیوں میں کود ا ہوا ہے اور اس نے بھی قرآن کریم کے مقابلہ میں اپنا بتخانہ منشور شائع کیا ہے۔

اس منشور میں اس نے اور اس کی مجلس عاملہ نے ایک یہ شق بھی رکھی ہے کہ وہ حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے کر (خدا نخواستہ) اسلام اور پاکستان کو اس روز بد سے محفوظ اور یقیناً محفوظ رکھیگا!) (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کے ماننے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلائے گا۔

اس سے ظاہر ہے کہ مودودیوں کی یہ بدنیتی صرف ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جن کو اپنی بد اخلاقی کی وجہ سے وہ ”قادیانی“ کہتے ہیں۔ بلکہ اس میں تمام وہ لوگ آتے ہیں جو (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کو اپنا پیشوا مانتے ہیں۔ خواہ وہی ہوں جو اپنے آپ کو لاہوری احمدی کہتے ہیں۔ کیونکہ اگر لاہوری بھی شامل نہ ہوتے تو وہ اپنی فطری بداخلاقی کا مظاہرہ کر کے اس شق میں بھی ”قادیانی“ لکھ سکتے تھے جیسا کہ ان کا قاعدہ ہے۔

چونکہ اس زمانہ کی سیاست کی گندگیوں میں مودودی سر سے پاؤں تک لت پت ہو چکے ہوئے ہیں۔ اس لئے کیز ان کو فارسی لفظ کوزہ کی جمع سمجھ کر کرنے والے ملک نصر اللہ خاں عزیز مدیر ایشیا نے اشاعت ۲۰ ۲۳ مئی ۱۹۵۸ء صفحہ ۶ پر ایک فریب کارانہ نوٹ ”میرو سفر“ کے زیر عنوان لکھا ہے جس میں لاہوریوں کو تھپکانے کی کوشش کی گئی ہے۔

”لاہوری“ اس سے کوئی تسلی پا سکتے ہیں تو پائیں ورنہ ہم تو اس شق کو ”احمدیت کے مقابلہ میں مودودیوں کا کھلا کھلا اعتراف شکست“ سمجھتے ہیں۔ جس کا لازمی طریق کار وہی فریق اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جو ”میدان علم وعقل“ میں اپنے حریف کے مقابلہ میں ہار مان لیتا ہے“۔

عراق کی نئی جمہوریہ کسی بلاک کا ساتھ نہیں دے گی

نائب وزیر اعظم کرنل محمد عارف کا اعلان

قاہرہ ۲۳ جولائی۔ مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق کرنل عارف نائب وزیر اعظم نے اپنی حکومت کی خارجہ پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ نئی جمہوریہ دونوں بلاکوں میں کسی کا ساتھ نہیں دے گی اور مخصوص غیر جانبداری کی پالیسی اختیار کرے گی۔

اس بیان کو خاص اہمیت حاصل ہے کیونکہ نئی جمہوریہ کے کسی ذمہ دار لیڈر کا یہ پہلا بیان ہے کہ عراق اس وقت تک مغربی ملکوں کا ساتھ دینے کی جو پالیسی اختیار کرتا رہا ہے اب اسے ترک کر دیا جائے گا۔

کرنل عارف نے کہا کہ ہمارے بین الاقوامی تعلقات کا فیصلہ ہمارے قومی مفاد کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ ہم آزاد پالیسی اختیار کریں گے۔ اور اپنے بھائیوں کا ساتھ دیں گے۔ عراقی انقلاب ہم سے مطالبہ کر رہا ہے کہ ہم عرب قومیت کو جزو ایمان قرار دیں اور بقول صدر ناصر دوستوں کے دوست دشمنوں کے دشمن بن کر رہیں۔

کرنل عارف نے کہا کہ ہماری کوشش یہ ہوگی کہ ملک کو بدعنوانیوں سے نجات دلائیں اور ماضی کی بداعمالیوں کا خاتمہ کر دیں۔

مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق بغداد میں پوری طرح امن ہے چنانچہ شہر سے فوج نکال لی گئی ہے۔ ہزاروں امن پسند عراقیوں نے ملک کی حفاظت کے لئے رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کی ہیں اور کابینہ کا اجلاس ہر روز منعقد ہوتا ہے۔

بغداد کی اطلاع سے پتہ چلا ہے کہ اردنی ہوائی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل عثمان کو بغداد ہی میں روک لیا گیا ہے۔ وہ انقلاب کی رات عمان سے بذریعہ طیارہ بغداد پہنچے تھے۔

عراقی نمائندہ کو قتل کر دینے کی دھمکی

نیویارک ۲۳ جولائی۔ باخبر عرب حلقوں کی اطلاع کے مطابق اقوام متحدہ میں متعین عراق کے مستقل نمائندے ڈاکٹر عبد المجید جاسم کو کل رات دھمکی دی گئی تھی کہ اگر وہ حفاظتی کونسل کے کل رات کے اجلاس میں شریک ہوئے تو انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اطلاع ملی ہے کہ یہ دھمکی عراق کے ایک ... افسر کی طرف سے دی گئی ہے جو اس وقت امریکہ میں موجود ہے۔ کل رات جب حفاظتی کونسل میں مشرق وسطی پر بحث شروع ہوئی تو عراقی نمائندہ کا کرسی خالی تھی۔ اسی دھمکی کی وجہ سے اس ہوٹل پر پولیس متعین کر دی گئی ہے۔ جس میں عراقی وفد رہائش پذیر ہے۔ اقوام متحدہ کے حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر عباس نے حفاظتی کونسل کے صدر کے نام ایک خط ارسال کر کے انہیں مطلع کر دیا تھا کہ وہ بیماری کی وجہ سے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ ہوٹل کے مالک نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ ڈاکٹر عباس بیمار ہیں۔ اس لئے وہ ٹیلی فون پر بھی بات چیت نہیں کر سکتے۔

عراق میں بغاوت ہونے کے باوجود ڈاکٹر عباس اقوام متحدہ میں عرب یونین کے نمائندے کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں اور کہتے رہے ہیں کہ وہ وزارت خارجہ اردن سے ہدایات لے رہے ہیں۔ پچھلے ہفتے مسٹر ہاشم جواد سابق نمائندہ عراق متعین اقوام متحدہ نے عراق کی نئی جمہوریہ کے ایما پر ڈاکٹر عباس کو عراق کی نمائندگی سے بے دخل کرنے کی کوشش کی تھی جو کامیاب نہیں ہو سکی تھی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر عباس کے سوا عراقی وفد کے سارے ارکان نئی عراقی جمہوریہ کی وفاداری کا اعلان کر چکے ہیں۔

تہران کی اردنی سفارت کا اعلان

تہران ۲۳ جولائی۔ سفارت اردن نے اعلان کیا ہے کہ وہ عراق اور اردن کی یونین کی نمائندگی کر رہی ہے۔ وہ شاہ فیصل کی وفات کا سوگ سات دن تک منائے گی

اس اثناء میں عراقی سفارت نے اعلان کیا ہے کہ وہ عراقی جمہوریہ کی نمائندگی کر رہی ہے۔ اور عراق اور اردن ایک دوسرے ... چکے ہیں۔

ولادت

برادرم مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ بورنیو کو اللہ تعالیٰ نے ۵۸-۷-۸ کو چوتھی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب حال بورنیو کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیز خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

خورشید احمد منیر شاہد مربی سلسلہ
رتن باغ لاہور

شاہ حسین کے خلاف سازش کرنے والوں کو سزائے موت دی جائیگی

اُردن اور شام کی مشترک سرحد بند کر دی گئی

عمان ۲۳ جولائی۔ شاہ حسین نے شاہی فرمان کے ذریعے کابینہ کی ایک قرارداد کی منظوری دی ہے جس کی رُو سے شاہ یا مملکت کے خلاف سازش کرنے والوں کو سزائے موت دی جائیگی اسی طرح ایسے لوگوں کو بھی سزائے موت دی جائے گی۔ جو طاقت کے بل بوتے پر اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اس سے پیشتر ان جرائم کے لئے پندرہ سال قید مقرر تھی۔

دریں اثناء بیروت کے اخبار "الایام" کی اطلاع کے مطابق حکومت اردن نے کل رات اردن اور شام کی مشترک سرحد بند کر دی۔ جس کی وجہ سے ۵۰ ٹرک اردن میں داخل نہ ہو سکے۔ یہ ٹرک شام سے گندم لیکر جا رہے تھے۔

دریں اثناء "عراقی آواز" نامی ریڈیو سٹیشن نے اردن کے عوام اور اس کی فوج کو تلقین کی ہے کہ وہ شاہ حسین کے خلاف بغاوت کر دیں یہ ریڈیو اسٹیشن گزشتہ ہفتے سے عراق کی نئی جمہوریہ کے حق میں پراپیگنڈا کر رہا ہے۔ انونسر نے اردن کے عوام کو خطاب کر کے کہا "جنگجو عربو! سامراجی طاقتوں کے خلاف لڑو تاکہ کرائے کے ٹٹوؤں کا خاتمہ ہو جائے"۔ انونسر نے فوج کو مخاطب کیا اور کہا کہ اردن کی غیور فوج کو عرب قومیت کی عظمت کے پیش نظر بغاوت کرنی چاہیئے"۔ "آخرکار فتح ہماری ہو گی"۔ "خدا ہمارے ساتھ ہے"۔ "ہمیں عرب قوم کا ساتھ دینا ہے"۔

دہلی میں بارش سے اٹھائیس اشخاص ہلاک

نئی دہلی ۲۳ جولائی۔ کل اور پرسوں جو قیامت خیز بارش ہوئی تھی اس میں دہلی اور نئی دہلی میں ۲۸ اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔ صرف دہلی میں ۱۴ اشخاص جاں بحق ہوئے۔ اس طوفان کی وجہ سے شہر کے تقریباً ہر حصے میں پانی کھڑا ہو گیا تھا جو اب اُتر چکا ہے۔ کل صبح صرف تین گھنٹے میں سات انچ بارش ہوئی تھی۔ جس سے سینکڑوں گھر مسمار ہو گئے۔ اور ہزاروں دوسرے گھروں میں پانی داخل ہو گیا۔ شہر کے بعض حصوں میں دس فٹ پانی کھڑا ہو گیا تھا۔

کل فوج کی مدد سے شہر کے متعدد علاقوں کو کھڑے پانی سے نجات دلائی گئی۔ سینکڑوں بے گھر لوگوں کی امداد کے لئے کیمپ قائم کر دیئے گئے ہیں۔